

فرانس میں مسلمانوں کے ساتھ حکومتی بدسلوکی



مسلمان امن کے لیے خطرہ بنے تو ملک بدر

بچھلے دو دنوں سے عالمی سربراہی کانفرنس میں مسلم رہنما اسلام کے خلاف ہونے والے ڈرامائی حملوں پر اپنی اپنی رائے کا اظہار کر رہے ہیں، اب یہ وقت ہی بنائے گا کہ کوئی قانونی حل سامنے آتا ہے کہ جسکی بنا پر مستقبل میں ایسی گستاخوں سے بچنا جاسکے یا محض تسلی بخش کلمات سے گزارا کرنا پڑے گا۔ اس کے علاوہ ہم جیسے عام لوگ تو بس احتجاج ہی کر سکتے ہیں مگر ہماری آواز تو سڑکوں سے آگے ہی نہیں جاتی اور اگر جائے بھی تو ہم پر تنقید شروع ہو جاتی ہے۔ تم ایکٹریسٹ ہو تم دہشتگرد ہو۔ تم امن کے لئے خطرہ ہو۔ جیسے کچھ ماہ قبل برما میں ہو مسلمانوں کے ۵۰۰ سے زیادہ گاؤں جلادیئے گئے انہیں جانوروں کی طرح کاٹا جا رہا تھا، مگر کیا ہو کسی نے ساتھ دیا؟ کیا وہ انسان نہیں تھے، جن ماؤں کے بچے انکے سامنے کاٹے جا رہے تھے، مسلم لڑکیوں کو حوس کا نشانہ بنا کر قتل کیا جاتا۔ اور لڑکوں کو شہر کے پھونچ آگ لگادی جاتی کوئی آگ بجھانے کو قریب نہ آتا۔ کہاں تھے اس وقت وہ لوگ جو مذہب سے بڑھ کر انسانیت کا درس دیتے ہیں، جو کم پیش انسانیت کی پوجا کرتے ہیں، کیا انہیں جلتے ہوئے انسان نظر نہیں آئے۔ اس وقت دنیا سے انسانیت کہاں چلی گئی تھی کہ انکی مدد کرتے۔

اس بار سی ایسا ہی ہوا جب سلمان دنیا بھر میں استاخانہ ہم لے حلاف سزوں پر احتجاج کر رہے تھے کہ اس فلم کو انٹرنیٹ سے ہٹایا جائے، مجرموں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ اسکا جواب ہمیں فرانس کے ایک میگزین میں حضرت محمد ﷺ کے شان میں بے حرمتی سے دیا گیا۔

یہ تو بالکل ایسا تھا جیسے ایک شخص اپنے بیٹے کے قتل کا انصاف مانگنے کسی کے پاس جائے اور وہ شخص اسکے دوسرے بیٹے کو ہی قتل کر دے تو آپ اس مجبور شخص سے کیا توقع کریں گے؟ کیا آپ اس سے امن سے رہنے اور تمیز سے بات کرنے کے لئے کہیں گے؟ بالکل نہیں اگر آپ ذرا بھی دل رکھتے ہیں تو آپ اسکے درد کو ضرور محسوس کریں گے لیکن جب فرانس میں مسلمانوں نے اس رویے پر احتجاج کیا تو فرانس کے وزیر داخلہ نے کہا کہ وہ نہیں چاہتے کہ اسلام زیر زمین بھٹنے پھولنے والا مذہب بن جائے۔ مزید یہ کہ فرانس ایسے لوگوں سے سختی سے نئے گا جو اسلام کے پیروکار ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن ملک کی سیکولر روایات کا احترام نہیں کرتے۔ وہ سیکولر روایات کیا ہیں؟ یقیناً یہی کہ جیسے پہلے ہم نے وار آگینسٹ ٹیرر کے نام سے تمہارے جسوں کو چھنی کیا تھا۔ اب ہم فریڈم آف اسپیچ اور فریڈم آف ایکسپریشن سے تمہاری روجوں کو بھی تڑپائیں گے۔ یہ ہیں انکی سیکولر روایات۔

فرانس کے وزیر داخلہ نے مزید کہا کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ عدم برداشت اور نفرت انگیزی کے خلاف لڑنے کی قوت پیدا کریں۔ ہمارا ملک اس وقت ایک بحران میں ہے اور ہم امن اور ہم آہنگی چاہتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ مسلمانوں میں اگر عدم برداشت اور نفرت انگیزی کا رجحان ابھرتا ہے تو اسکے کارن کیا ہیں؟ اس وقت یورپی ممالک میں مسلمانوں کی سب سے زیادہ تعداد فرانس میں ہے جو قریب قریب پچاس لاکھ ہے۔ اتنی کثیر تعداد میں مسلمان فرانس میں رہتے آئے ہیں انکی عدم برداشت اور نفرت انگیزی کو تم نے کہاں دیکھا، اگر مسلمان نفرت انگیزی سے دوچار ہوتے، اگر مسلمانوں میں دہشتگردی کا تھوڑا سا بھی عنصر ہوتا تو یقیناً مائیں آج اسرائیل ہی نہ ہوتا، یہ بچارے تو تم سے انصاف مانگنے نکلے تھے، پھر تم جو انصاف دیا وہ تو چارلی میگزین کی شکل میں سامنے ہے ہی مگر اس پر وزیر داخلہ مینوسکل والز کا کہنا ہے کہ وہ کسی بھی ایسے فرد کو ملک سے نکالنے کے لیے تیار ہیں جو اسلام کے نام پر اندرون ملک یا بیرون ملک سیکورٹی کے لیے خطرہ بن رہا ہو۔

وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

ہم آہ جو بھرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام

Article Link <http://www.mirfatehalishah.com/articles/post.php?id=2120>

Join us on facebook <https://www.facebook.com/mirfatehalishah>

www.mirfatehalishah.com